قسط ۳

مولانا عبد القدوس گنگوہیؒ کی لطائف قدوسی کی تاریخی اہمیت

جناب پروفیسر محمد اسلم صاحب
لاہور

حضرت گنگوہیؒ میدان جنگ میں جب بابر اور ابراہیم لودھی کے درمیان پانی پت میں جنگ ہوئی تو اردگرد کے علاقے سے لوگ بھاگ گئے اور تمام علاقہ ویران ہو گیا۔ ان دنوں کہیں بھی امن نہ تھا۔ حضرت گنگوہی اپنے اہل وعیال کو لے کر کرتانہ چلے گئے۔ یہ مقام ابراہیم کے لشکر کے عقب میں دریا کے پار واقع تھا۔ ان کا یہ خیال تھا کہ جو بلا آئے گی وہ ابراہیم اور اس کے لشکر پر نازل ہو گی۔ اور انہیں کسی محفوظ مقام تک جانے کا وقت مل جائے گا۔

افغان سپاہی حضرت گنگوہی سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ وہ گروہ در گروہ ان کی زیارت کو آنے لگے۔ ابراہیم کو معلوم ہوا تو اس نے حضرت گنگوہی کو اپنے لشکر میں لانے کی کوشش کی۔ ان دنوں حضرت کہا کرتے تھے کہ اس بار انہیں خیریت معلوم نہیں ہوتی اور وہ ابراہیم کے لشکر کو پانی پت سے آگے بڑھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ جب ابراہیم نے زیادہ اصرار کیا تو حضرت گنگوہی نے اپنے اہل وعیال (بشمول شیخ رکن الدین) کو "ہندوستان" کی طرف بھیج دیا۔ اور خود اپنے بڑے فرزند شیخ حمید الدین اور خادم خاص سید راجا کو ساتھ لے کر افغان لشکر میں چلے آئے۔

ایک روز حضرت گنگوہی نے شیخ حمید الدین سے فرمایا کہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ قید ہوئے تھے۔ اس لئے انہوں نے بھی قید و بند کو اپنے بزرگوں کی سنت سمجھ کر اختیار کیا ہے۔ لہٰذا انہیں اختیار ہے کہ وہ اگر کسی محفوظ مقام کی طرف جانا چاہیں تو چلے جائیں۔ اور سید راجا نے عرض کیا کہ جو طریقہ حضرت نے اختیار کیا ہے وہی انہوں نے بھی اختیار کیا ہے۔ وہ انہیں چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔

جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو حضرت گنگوہیؒ نے شیخ حمید الدین سے فرمایا کہ انہیں اپنے گھوڑے کی حرکات دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم کو شکست ہو گی۔ اس لئے اب وہاں سے چلنا چاہئے۔ ابھی ایک پہر دن بھی نہیں گزرا تھا کہ ابراہیم کی شکست کا شور بلند ہوا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں مغل سواروں نے انہیں گھیر لیا۔ حضرت گنگوہی کا گھوڑا اور کپڑے مغلوں نے چھین لئے۔ شیخ حمید الدین اور سید راجا گرفتار ہوئے۔ مغلوں نے حضرت گنگوہی کی دستار

۹۲؎ ایضاً ص ۶۷ ۹۳؎ ایضاً ص ۶۳-۶۴

شیخ حمیدالدین کے گلے میں ڈال کر انہیں فتراک سے باندھ لیا۔ حضرت نے ان کو تسلی کے لئے فرمایا کہ پیروں کی دستار ان کے گلے میں ہے۔ یہی شفاعت کے لئے کافی ہوگی۔ مغلوں نے انہیں دوسرے اسیروں کے ساتھ دہلی کی طرف ہانکہ شروع کیا۔ حضرت گنگوہی کی عمر اس وقت ۸۳ برس تھی اور ان میں چلنے کی ہمت نہ تھی اس کے باوجود موصوف پانی پت سے پا پیادہ دہلی پہنچے[۹۳]

افغانوں کا شمالی ہند سے انخلاء سلطان ابراہیم لودھی کی شکست کی خبر ملتے ہی افغانوں میں سراسیمگی پھیل گئی اور وہ شمالی ہند سے بہار اور بنگال کی طرف بھاگنے لگے۔ دریائے سرو (سرجو) کے گھاٹ پر بھگوڑے افغانوں کا اتنا ہجوم تھا کہ کشتیاں کم پڑ گئیں۔ دتو سروانی عیسیٰ خان سروانی کے ساتھ گھاٹ پر موجود تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ وہاں یہ افواہ پھیل گئی کہ مغل عنقریب ہی وہاں پہنچنے والے ہیں۔ اس افواہ کے پھیلتے ہی افغانوں کے رہے سہے اوسان خطا ہو گئے۔ اس وقت افغانوں کی بے قراری کا عالم دیدنی تھا۔[۹۴]

شمالی ہند سے فرار کے بعد سروانیوں نے بہار میں سکونت اختیار کر لی۔ کچھ عرصہ بعد سلطان ابراہیم لودھی کا بھائی سلطان محمود بھی بہار پہنچ گیا۔ افغان اسے اپنے درمیان دیکھ کر بہت خوش ہوئے کہ اور کچھ نہیں تو انہیں "بادشاہ" تو مل گیا ہے۔ سلطان محمود نے افغانوں کو اپنے جھنڈے تلے جمع کیا اور وہ بنارس تک پیش قدمی کر آیا۔ اس جمعیت کے باوجود افغانوں پر مغلوں کا خوف چھایا ہوا تھا۔

دتو سروانی بھی اتفاق سے سروانیوں کے اس لشکر میں موجود تھا۔ ایک رات اس نے خواب میں حضرت گنگوہی کی زیارت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ افغانوں کی جمعیت اگرچہ زیادہ ہے لیکن وہ شامت نفس میں گرفتار ہیں۔ اس لئے بابر ضرور کامیاب ہوگا۔ اگلی صبح جب دتو، عیسیٰ خان سروانی سے ملنے گیا تو وہاں حالات حاضرہ پر تبصرہ ہو رہا تھا۔ عیسیٰ خان نے اس کی رائے پوچھی تو اس نے رات کا خواب بیان کیا۔ عیسیٰ خان نے کہا کہ اس کا بھی یہی خیال ہے۔ دتو کی روایت ہے کہ تیسری رات کو سلطان محمود کیمپ سے بھاگ گیا اور اس کے ساتھ ہی افغانوں کی جمعیت بھی منتشر ہو گئی۔ اس موقعہ پر کچھ افغان بالا پتھ چلے گئے جہاں راجہ برسنگھ نے انہیں گزارے کے لئے زمینیں دے دیں[۹۵]

مغلوں کا ظلم و ستم بابر کے برصغیر پر حملے سے قبل حضرت گنگوہی کی اہلیہ نے خواب دیکھا کہ خراسان کی طرف سے آگ بڑھی چلی آ رہی ہے۔ اگلی صبح انہوں نے اپنے بیٹوں سے ذکر کیا۔ کہ جلد ہی کوئی بلا نازل ہونے والی ہے۔ اس واقعہ کے جلد بعد بابر نے برصغیر پر حملہ کیا۔ بابر کی پیش قدمی کی خبر سنتے ہی شہری اور دیہاتی محفوظ مقامات کی طرف بھاگ گئے حضرت گنگوہیؒ اپنے متعلقین کے ساتھ شاہ آباد سے گنگوہ چلے گئے۔ مغلوں نے شاہ آباد اور دیپالپور (من مضافات شاہ آباد)

---

۹۳ ایضاً۔ ص ۶۳، ۶۴   ۹۴ ایضاً ص ۴۲   ۹۵ ایضاً۔ ص ۳۔ ۴۲

تباہ کردئے - دیپالپور علماء وصلحاء کی بستی تھی - بابر کی تاخت کے وقت " علماء وصلحا بسیار کشتہ شدہ کتاب خانہا غارت شدند" شیخ رکن الدین کے الفاظ میں " دارالاسلام " غارت ہو گیا [96]۔ اس غارت گری کے موقعہ پہ حضرت گنگوہی کے مرشد زادے شیخ عبدالشکور نے ان سے التماس کی :

شما توجہ بدرگاہ حق تعالیٰ بکنید کہ علماء وصلحاً مقتول مے شود و دارالاسلام غارت می شود [97]	آپ خدا تعالیٰ سے رجوع فرمائیں کہ علماء وصلحاً قتل کئے جا رہے ہیں اور دارالاسلام غارت ہوا جاتا ہے ۔

حضرت گنگوہی نے توجہ فرمائی اور شیخ عبدالشکور کو مخاطب کر کے کہنے لگے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے :-

نکبات بانبیاء رسیدہ تو بیچارہ کیستی [98]	انبیائے کرام کو بھی تکالیف پہنچی ہیں تم کون ہوتے ہو ؟

شاہ آباد کی تباہی بابر نے اپنی تزک میں برصغیر پر تسلط جمانے کے واقعات کچھ اس انداز سے لکھے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کچھ ہوا ہی نہیں - ہمارے خیال میں بابر نے لکھتے وقت رحم دلی اور انسان دوستی کا لبادہ اوڑھا ہوا تھا ۔ اس کے جانشینوں کے درباروں میں لکھی جانے والی تاریخوں میں بھی اس قسم کے ظلم وستم کا کوئی ذکر نہیں ۔ حالانکہ حقیقت حال اس کے برعکس ہے ۔

شیخ رکن الدین نے بابر کے سپاہیوں کے ہاتھوں شاہ آباد کی تباہی کا منظر پیش کیا ہے ۔ موصوف لکھتے ہیں کہ یہ سرسبز و شاداب قصبہ اس طرح سے برباد ہوا کہ اب وہاں ویرانی کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا [99] ۔ حضرت گنگوہی کی ایک تحریر سے بھی مندرجہ بالا بیان کی تصدیق ہوتی ہے ۔ موصوف ایک مکتوب میں رقمطراز ہیں -

مغلاں تاختند وچندیں ہزار خون ریختند - وچند ہزار ولی مومن را زیر تیغ آوردند [100]	مغلوں نے حملہ کر کے ہزاروں کا خون بہا دیا ۔ انہوں نے ہزاروں ولیوں اور مسلمانوں کو تہ تیغ کر ڈالا ۔

جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سبا کو اطاعت قبول کرنے اور خدا پر ایمان لانے کا پیام بھیجا تو ملکہ نے اپنے سرداروں کو جمع کر کے ان سے مشورہ کیا ۔ سرداروں نے اسے اپنی وفاداری اور جاں نثاری کا یقین دلایا ۔ ملکہ نے انہیں مخاطب کر کے کہا :-

---

[96] ایضاً ۔ ص ۶۳ [97] ایضاً [98] ایضاً [99] ایضاً ص ۳۳

[100] عبدالقدوس گنگوہی ، مکتوبات قدوسیہ مکتبہ احمدی دہلی مکتوب نمبر ۱۱ ص ۲۰۵ ، ۲۰۶

اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً	تحقیق بادشاہ جس وقت داخل ہوتے ہیں کسی
اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْآ اَعِزَّةَ	شہر میں خراب کرتے ہیں اس کو اور کرتے ہیں
اَهْلِهَا اَذِلَّةً وَ كَذٰلِكَ	عزت والوں کو ذلیل، اور اسی طرح یہ بھی
يَفْعَلُوْنَ ۝ [۱۰۱]	کریں گے۔

جب ملکہ سبا حضرت سلیمان علیہ السلام جیسے معصوم عن الخطا پیغمبر سے ایسے "ظلم" کی توقع رکھتی تھی تو بابر جیسے بادشاہ سے جس کی رگوں میں چنگیز۔ اور تیمور کا خون موجزن تھا اس سے بھی بڑھ کر ظلم و تشدد کی توقع رکھنی چاہئے۔ برصغیر پر قبضہ برقرار رکھنے کے لئے اس نے اور اس کے ماتحتوں نے مقامی آبادی پر بلا تفریق مسلم و غیر مسلم جو ظلم روا رکھا۔ اس کی صدائے بازگشت لطائف قدوسی کے صفحات سے سنائی دیتی ہے۔ شیخ رکن الدین نے پکڑ دھکڑ اور حبس بے جا کے متعدد واقعات نقل کئے ہیں۔

برصغیر پر قبضہ کے بعد مغلوں نے مقامی آبادی پر ظلم و ستم ڈھانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بابر نے بڑے بڑے سفاک اور ظالم امرا کو انتظامی عہدوں پر مامور کیا تھا شیخ رکن الدین اس پر شاہد ہیں کہ گنگوہ کے مغل عالم میر حسن علی نے ظلم و ستم پر کمر باندھی۔ مقامی "فقرا و ضعفا" کو بڑا رنج ہوا۔ حضرت گنگوہی نے حاکم وقت کی منت و سماجت کی مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔ اس کے رویے سے دل برداشتہ ہو کر حضرت گنگوہی نے فرمایا کہ جہاں ظلم ہو گا وہاں نہیں رہیں گے۔ موصوف نے سواری طلب کی اور "بجہتہ مقہوری ظالمان" بلند آواز سے

الله اکبر لا اله الا الله والله اکبر

پڑھتے ہوئے گنگوہ سے چل دئے۔ حضرت گنگوہی کی تدبیر کارگر ثابت ہوئی اور چند روز بعد میر حسن علی مرگیا [۱۰۲]

بابر اور اس کے ماتحتوں کے ظلم و ستم کے باوجود حضرت گنگوہی نے اس کے ساتھ روابط قائم کر لئے۔ مکتوبات قدوسیہ میں بابر کے نام ان کا ایک خط موجود ہے جس میں موصوف اسے ـــــ امام زمان امام جہان سلطان وقت جوان بخت خداپرست جہاندار شہریار دیندار ضعیف پرور عدل گستر آسمان جاہ فلک سپاہ سلطان الاعظم المعظم ابوالمجاہد المظفر حضرت ظل اللہ فی الارض ـــــ کے القاب سے مخاطب کرتے ہیں۔ حضرت اسے زمین پر خدا کا سایہ اور اولوالامر مانتے تھے۔ انہوں نے اپنے مکتوب مرغوب میں بابر کو نماز باجماعت ادا کرنے، علم اور علما کو دوست رکھنے اور شہروں میں محتسب مقرر کرنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے اسے یہ بھی لکھا کہ وہ صرف دیانت دار لوگوں کو اہم عہدوں پر فائز

۱۰۱۔ قرآن مجید، سورۃ النمل آیت ۳۴

۱۰۲۔ شیخ رکن الدین، لطائف قدوسی۔ ص ۶۸

کرے اور کسی کافر کو عہدۂ دیوانی پر مامور نہ کرے۔ حضرت گنگوہی سرکاری دفتروں میں غیر مسلموں کو معمولی قسم کے کام کرتے بھی دیکھنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ انہوں نے بابر کو کافروں سے جزیہ وصول کرنے کا بھی مشورہ دیا۔ خط کے آخر میں حضرت گنگوہی بابر سے کہتے ہیں کہ اس عہد میں خیر القرون جیسی رونق دیکھنے میں آنی چاہئے۔[103]

بابر نے حضرت گنگوہی کے خط کا کیا جواب دیا۔ اس کا کوئی ریکارڈ ہمارے پاس موجود نہیں تاہم یہ ثابت ہے کہ بابر ایک بار ان سے ملنے گیا اور ان کے حلقے میں بیٹھا رہا۔[104]

ہمایوں سے تعلقات ہمایوں کی تخت نشینی سے قبل ہی حضرت گنگوہی نے ہمایوں کے ساتھ تعلقات استوار کر لئے تھے اور اس کے ساتھ خط و کتابت شروع کر دی تھی۔ محمد ہمایوں مرزا کے نام ایک خط میں حضرت گنگوہی اسے لکھتے ہیں کہ انہیں معلوم ہوا ہے کہ وہ اوصاف حمیدہ سے متصف ہونے کے ساتھ ساتھ علم اور جمال سے بھی آراستہ ہے انہوں نے یہ بھی سنا ہے کہ وہ تمام امور میں علماء و صلحاء سے مشورہ لیتا اور عارفوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے۔ نیز وہ ارباب علم و معرفت کا قدردان ہے۔ یہ خدا کی بہت بڑی نعمت ہے اسے خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے۔[105]

ہمایوں کی تخت نشینی کے بعد حضرت گنگوہی نے اسے ایک خط لکھا۔ جس میں موصوف نے اُسے عالم پناہ۔ امام زمان۔ امام جہان۔ حافظ بلاد اللہ و ناصر عباد اللہ۔ حضرت ظل اللہ کے القاب سے مخاطب کیا ہے۔ حضرت لکھتے ہیں کہ اس کے عہد میں ائمہ اور فقراء امن و اماں سے رہتے ہیں اسے چاہئے کہ روز بروز اسلام کی رونق بڑھانے میں کوشاں رہے۔[106]

ہمارے خیال میں یہ خط ہمایوں کے ابتدائی عہد حکومت میں لکھا گیا تھا۔ کیونکہ چند ہی سال بعد حضرت گنگوہی نے اس کی مخالفت شروع کر دی تھی۔ اور وہ اسے برصغیر سے نکلوانے پر تل گئے تھے۔ اس کی تفصیل آئندہ سطور میں ملاحظہ فرمائیے۔

ہمایوں اور بہادر شاہ گجراتی سلطان بہادر شاہ گجراتی نے راجستھان کی سب سے طاقتور ریاست میواڑ کی راجدھانی چتوڑ کا محاصرہ کر لیا۔ محاصرے نے کافی طول پکڑا اور محصورین بھوکوں مرنے لگے۔ راجپوتوں نے ہمایوں کو پیغام بھیجا کہ اگر وہ ان کی مدد کو آئے تو وہ اسے فی منزل ایک لاکھ ٹنکے ادا کریں گے۔ ہمایوں کی دارالحکومت

---

[103] شیخ عبدالقدوس، مکتوبات قدوسیہ۔ مکتوب نمبر ۱۶۹۔ ص ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷

[104] ابوالفضل۔ آئین اکبری۔ مطبوعہ دہلی ۱۲۷۲ھ۔ ج ۲۔ ص ۲۱۴

[105] شیخ عبدالقدوس، مکتوبات قدوسیہ۔ مکتوب نمبر ۱۷۰ ص ۳۳۷، ۳۳۸

[106] ایضاً۔ مکتوب نمبر ۱۷۱۔ ص ۳۳۸، ۳۳۹

سے روانگی سے قبل ہی بہادر شاہ نے چتوڑ فتح کرلیا اور بہت سے کافروں کو تہ تیغ کر ڈالا۔ اسی اثنا میں بہادر شاہ کو اطلاع ملی کہ ہمایوں سارنگ پور پہنچ گیا ہے اور اس کے خلاف پیش قدمی کرنے والا ہے۔ بہادر شاہ نے مقابلہ کی تیاری شروع کردی اور چتوڑ کی حفاظت کے لئے تھوڑی سی فوج چھوڑ کر بقیہ لشکر کے ساتھ ہمایوں کے مقابلہ کو بڑھا۔ بہادر شاہ نے قلعہ مردسور (منڈسور) کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا۔ ہمایوں نے اس کی رسد کاٹ دی جس کے نتیجے میں اناج کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں اور اس کے لشکری گھوڑے ذبح کرکے کھانے پر مجبور ہوگئے۔

دتو سروانی بہادر شاہ کیمپ میں موجود تھا۔ اس نے خواب میں حضرت گنگوہی کی زیارت کی انہوں نے اس سے کہا کہ دیکھو ہمایوں کے خیمے کی طنابیں کہاں تک ہیں؟ اس نے دیکھا تو مانڈوا اور گجرات تک پہنچی ہوئی تھیں۔ حضرت گنگوہی نے فرمایا کہ اس معرکے میں ہمایوں کامیاب ہوگا۔ دتو بیدار ہوا تو اسے جان کی فکر دامن گیر ہوئی۔ اسی روز سورج غروب ہوتے ہی بہادر شاہ نے راہ فرار اختیار کی۔ اس کے لشکر سے یوں غائب ہوتے ہی سپاہیوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دتو بھی بھاگ نکلا۔ اور اندھیرے میں بھٹک گیا۔ رات کو اس نے دوبارہ حضرت گنگوہی اور شیخ حمیدالدین کو خواب میں دیکھا انہوں نے کہا کہ وہ اس کی مدد کو آئے ہیں اور خدا نے چاہا تو وہ محفوظ رہے گا۔ اگلی صبح دتو کو راستہ مل گیا اور وہ برہان پور پہنچنے میں کامیاب ہوگیا۔ وہاں اس نے منڈسور سے بھاگے ہوئے افغانوں کی بہت بڑی تعداد کو موجود پایا۔[۵۱]

دتو سروانی نے ہمایوں کے خلاف شیر شاہ اور بہادر شاہ کی جنگوں میں حصہ لیا وہ ان جنگوں کا عینی شاہد ہے۔ یہیں اس بات ہے کہ ہمایوں اور شیر شاہ کے سوانح نگاروں نے لطائف قدوسی جیسے اہم ماخذ کو کیسے نظر انداز کردیا ہے۔

سلطان بہادر شاہ کا قتل : سلطان علاءالدین ابن سلطان سکندر لودھی جانپانیر آیا تو اسے خبر ملی کہ سلطان بہادر شاہ کنبھایت پہنچ گیا ہے۔ علاءالدین نے دتو سروانی کے ہاتھ اسے چار ہاتھی۔ سات اونٹ اور سات سو اشرفیاں بطور تحفہ بھیجیں۔ دتو ابھی راستے ہی میں تھا کہ اسے اطلاع ملی کہ فرنگی (پرتگیز) جہازوں میں آتشیں اسلحہ لے کر دیو (DIU) کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور وہ دیو پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ سلطان بہادر شاہ دیو کو بچانے کے لئے کنبھایت سے نکلا۔ اسی اثنا میں علاءالدین بھی اس کی مدد کو پہنچ گیا۔ دتو کا کہنا ہے کہ انہی دنوں اس نے خواب میں حضرت گنگوہی کو دیکھا۔ موصوف نے اس سے کہا کہ گجرات چھوڑ دے وہاں بڑا خلل پیدا ہونے والا ہے۔ اتفاق سے ٹھٹھہ سے آنے والے ایک مسافر کے ساتھ اس کی ملاقات ہوئی اور اس کی معیت میں دتو چانپانیر ہوتا ہوا مانڈو پہنچ گیا۔ پندرہ روز بعد اسے اطلاع ملی کہ فرنگیوں نے بحری جنگ میں سلطان بہادر شاہ کو قتل کردیا ہے۔ سلطان کے قتل کے بعد گجرات میں

رکن الدین، لطائف قدوسی ص ۷۵، ۷۶

"خلل عظیم" پیدا ہو گیا [۱۰۸]

ہمایوں گجرات میں ہمایوں کے احمد آباد پر قبضہ کے بعد سلطان بہادر شاہ نے دیو میں پناہ لی۔ جب اس سانحہ کی خبر برہان پور پہنچی تو سلطان سکندر لودھی کا فرزند علاء الدین اپنے سپاہیوں کو لے کر بہادر شاہ کی مدد کو نکلا۔ اتفاق سے دتو سروانی بھی اس کے ہمراہ تھا۔ جب وہ نندر بار پہنچا تو اس نے خواب میں حضرت گنگوہی کو دیکھا۔ موصوف نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "اے دتو! آگے بڑھو اور ہمارا پیغام گجرات کے پیروں کو پہنچا دو۔ اے دتو! تم گجرات جاؤ اور وہاں کے تمام پیروں کو ہمارا سلام پہنچاؤ اور ان سے کہو کہ ہمایوں بادشاہ اسلام کو نقصان پہنچا رہا ہے اور وہ کفر و اسلام میں تمیز نہیں کرتا۔ ہم اسلام کی مدد اور تمہاری اعانت کے لئے آئے ہیں۔ اگر آپ کا ارادہ ہو تو ہم آئیں۔ ہم اور آپ مل کر ہمایوں کو گجرات سے نکال دیں۔ اگر آپ چاہیں تو ہم مانڈو جا کر ہمایوں کو وہاں سے بھگا دیں اور آپ اسے گجرات سے نکال دیں تاکہ اسلام کو امن اور قرار ملے۔"

دتو سروانی نے عرض کی کہ گجرات کے پیر اس مقام سے بہت دور ہیں۔ وہ وہاں سے کیسے پہنچے اور کس طرح ان کا پیغام ان تک پہنچائے۔ حضرت گنگوہی نے فرمایا کہ وہ بآسانی وہاں پہنچ جائے گا۔ دتو خواب ہی میں گجرات پہنچ گیا۔ احمد آباد میں حضرت قطب عالم کی خانقاہ میں گجرات کے تمام پیر موجود تھے۔ وہ ان کو حضرت گنگوہی کا پیغام پہنچانے کے بارے میں فکر مند تھا کہ اتنے میں ایک شخص آگے بڑھا اور اس سے پوچھا کہ دتو مجملا اسی کا نام ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو اس نے کہا۔ کہ شاہ منجھن اسے بلاتے ہیں۔ جب وہ ان کے سامنے پہنچا تو انہوں نے پوچھا کہ شیخ عبدالقدوس نے کیا فرمایا ہے؟ دتو نے ان کا پیغام پہنچایا اور وہاں سے فارغ ہو کر شیخ احمد کھٹوؒ کی خانقاہ میں پہنچا۔ وہاں بھی پیروں کا جمگھٹا لگا ہوا تھا۔ شیخ احمد کھٹو نے دتو سے کہا کہ شیخ عبدالقدوس کو ان کا سلام پہنچا دیں اور ان سے کہیں کہ وہ سب مل کر ہمایوں کو گجرات اور مانڈو سے نکالیں گے تاکہ گجرات میں پھر سے اسلام کا غلبہ ہو۔

شیخ رکن الدین رقم طراز ہیں کہ دتو سروانی نے اگلی صبح اپنے ساتھیوں سے اس خواب کا ذکر کیا تو ان کے ایک ساتھی روپ چند نے علاؤ الدین سے کہا کہ ہمایوں اب گجرات میں نہیں ٹھہر سکتا۔ اس واقعہ کے پندرہ روز بعد اطلاع ملی کہ بہادر شاہ نے دیو سے سرکھیج (جہاں حضرت شیخ احمد کھٹوؒ کا مزار ہے) آ کر ہمایوں کو شکست دی اور اس لڑائی میں بہت سے مغل مارے گئے۔ ہمایوں گجرات سے بھاگ کر آگرہ پہنچ گیا۔ [۱۰۹]

یہ واقعہ اگرچہ خواب کا ہے لیکن اس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ ہمایوں کو گجرات سے نکالنے میں مذہبی حلقوں نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ مذہبی حلقوں میں ہمایوں کے خلاف نفرت موجود تھی اور یہی چیز اس کی ناکامی کا ایک اہم سبب بنی۔

---

۱۰۸ ایضاً ص ۸۰، ۸۰۔۸　　۱۰۹ ایضاً ص ۷۹۔۸۰

جن دنوں بہادر شاہ راجستھان میں ہندوؤں کے سب سے بڑے مرکز چتوڑ کا محاصرہ کئے پڑا تھا تو برصغیر کے مسلمانوں کی ہمدردیاں اور دعائیں اس کے ساتھ تھیں۔ اس موقعہ پر راجپوتوں نے ہمایوں کو اپنی مدد کے لئے بلایا اور اسے فی منزل ایک لاکھ ٹنکے ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ ہمایوں نے رقم کی لالچ میں بہادر شاہ کی مملکت پر چڑھائی کر دی۔ مسلمانوں کو عموماً اور مذہبی حلقوں کو خصوصاً اس بات سے بڑا رنج پہنچا کہ ہمایوں نے سلطان بہادر شاہ کی مدد کرنے کی بجائے اس موقعہ پر کافروں کا ساتھ دیا۔ اور سلطان بہادر شاہ کی مملکت پر حملہ کر کے اس کی پشت میں خنجر گھونپ دیا۔ مذہبی حلقوں نے ہمایوں کے اس جرم کو معاف نہیں کیا۔ اور وہ اس کو برصغیر سے نکالنے پر کمربستہ ہو گئے۔ ہمایوں کی ناکامی کے اسباب میں مذہبی حلقوں کی ناراضگی آج تک سربستہ راز بنی رہی ہے۔ شیخ رکن الدین نے اس راز سے پردہ اٹھا کر ہمیں صحیح طور پر صورت حال کو سمجھنے میں مدد دی ہے۔

حضرت عبدالقدوس گنگوہی کے مکتوبات میں ایک بڑا اہم خط موجود ہے جو انہوں نے اپنے ایک مرید عبدالرحمن کے نام لکھا تھا۔ اس خط پر تاریخ تو موجود نہیں۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خط ایسے ہی حالات میں لکھا گیا تھا۔ جن میں ہمایوں کی حرکات کی وجہ سے اسلام کے مفاد کو برصغیر میں نقصان پہنچ رہا تھا۔ حضرت گنگوہی، عبدالرحمن کو لکھتے ہیں:

امروز آفتاب اسلام قریب بغروب است۔ [۱۱]	آج اسلام کا سورج غروب ہونے کے قریب ہے۔

برصغیر کے مشائخ کا افغانوں کی طرف رجحان

شیخ رکن الدین، دلو سروانی سے روایت کرتے ہیں کہ ہمایوں اور شیر شاہ کے درمیان ایک لڑائی میں دونوں لشکروں کے درمیان دریائے گنگا حائل تھا۔ ہمایوں کا لشکر قصبہ بھوجپور کی سمت تھا اور شیر شاہ کا لشکر اس کے بالمقابل دریا کے اس پار۔ ایک روز ہمایوں نے اپنے لشکر میں اعلان کیا:

اگر دریں بار فتح ما شود و ہزیمت افغانان شود، نام افغانان زندہ نگذارم اگرچہ طفل باشد۔	اگر اس بار ہماری فتح ہوا اور افغانوں کو شکست تو میں افغانوں کا نام تک باقی نہیں رہنے دوں گا خواہ وہ بچہ ہی کیوں نہ ہو۔

چند روز بعد ہمایوں کشتیوں کے پل کے ذریعے دریا عبور کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اس نے شیر شاہ کے کیمپ کے مقابل اپنا کیمپ لگایا۔ دلو سروانی بڑا متفکر تھا کہ خدا معلوم کیا ہو۔ ایک شب اس نے حضرت گنگوہی کو خواب میں دیکھا۔ موصوف نے اُسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "اپنا خیمہ دیکھو" جب اس نے نظر اٹھائی تو اپنے خیمے کی طنابیں

---

[۱۱] شیخ عبدالقدوس۔ مکتوبات قدوسیہ مکتوب نمبر ۱۱۰۔ ص ۲۰۵

ہمایوں کے لشکر میں دکھیں۔ ہمایوں کا خیمہ گرا پڑا تھا اور مغل منتشر ہو رہے تھے۔ ہمایوں انہیں دلاسا دے رہا تھا اور چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ اسے اکیلا نہ چھوڑیں۔ اس کے لشکری اسے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔ ہمایوں اس صورت حال پر بڑا متاسف تھا۔ حضرت گنگوہی نے فرمایا کہ بادشاہوں کا حال دیکھو۔ اس کے بعد موصوف نے دتو کی دلجوئی کے لئے فرمایا :-

فتح شیر شاہ ست وہزیمت ہمایوں	شیر شاہ کو فتح اور ہمایوں کو شکست
بادشاہ ست و مدد پیران طرف شیر شاہ	ہوگی۔ پیر شیر شاہ کی مدد کر رہے ہیں۔
است	

جب دتو بیدار ہوا تو اس کی تشویش جاتی رہی۔ اس واقعہ کے چوتھے روز ہمایوں کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس واقعہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ برصغیر کے مشائخ اور مذہبی حلقے مغلوں کی بجائے افغانوں کے طرف دار تھے۔

ٹینڈر نوٹس

محکمہ پولیس صوبہ سرحد درج ذیل کپڑے کی سپلائی کیلئے سپلائرز / تیار کنندہ سے ٹینڈر بمعہ نمونہ مطلوب ہیں۔ جو کہ زیر دستخطی کے دفتر میں ۱۵ تک پہنچنے چاہئیں۔ ٹینڈر کسی ایک آئیٹم یا تمام آئیٹم کے لئے ہو۔ کوئی ٹینڈر بھی مطلوبہ تاریخ کے بعد قابل قبول نہ ہوگا۔

۱۔ ڈوبل کیولری کلاتھ آف گرے کلر۔ عرض ۵۷"

۲۔ گبارڈین کلاتھ آف لائٹ اولیو کلر۔ عرض ۱۵۷ سنٹی میٹر ۶۵ بز کاٹن ۳۵ بز پولسٹر۔

۳۔ سیلولر کلاتھ آف لائٹ اولیو کلر۔ عرض ۱۰۸ سنٹی میٹر ۶۵ بز کاٹن ۳۵ بز پولسٹر۔

زیر دستخطی کسی ایک یا تمام ٹینڈر کو منسوخ کرنے یا تاریخ بدلنے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ ٹینڈر کے ساتھ پیش کرنے ضروری ہیں۔

(اے) مالی سرٹیفکیٹ جو کہ کسی فرسٹ کلاس مجسٹریٹ سے اٹیسٹڈ کیا ہو۔

(بی) انکم ٹیکس سرٹیفکیٹ جو کہ انکم ٹیکس محکمہ کا عطا کیا ہوا ہو۔

(سی) زر ضمانت مالیتی -/۵۰۰۰ روپے کی رسید جو کہ حبیب بنک پولیس روڈ پشاور میں انسپکٹر جنرل آف پولیس صوبہ سرحد کے نام جمع کیا گیا ہو۔ زر ضمانت ٹینڈر منظور نہ ہونے کی صورت میں قابل واپسی ہوگا۔

نثار احمد چوہدری

ڈی۔ آئی۔ جی / ہیڈ کوارٹرز

برائے انسپکٹر جنرل آف پولیس صوبہ سرحد پشاور

INF (P) 2164